جلد ۱۱ | بمبئی بروز دوشنبہ ۲ محرم الحرام ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۸

مقدمۃ الجیش

مدرسۂ غوث العلوم بمبئی

جس سرگرمی اور پاکی نیت کے ساتھ حضرت مولانا مولوی دین محمد صاحب نے ترقی اسلام کا بیڑا اوٹھایا ہے اسطرح علماء دین کی توجہ علوم دینی کی ترقی کی طرف ہوگی تو امید ہے کہ گذشتہ سلف کی اسلامی ترقی کا نقشہ بہت جلد آنکھوں کے سامنے پھر جائیگا - ہمیں بہت معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا موصوف کی سعی بلیغ اور مدرسۂ غوث العلوم کی بنا سے علم کے شائقین یہاں بہت کثرت سے رجوع ہو گئے ہیں مگر افسوس ہے کہ کوکنیوں میں اسلام و اسلاف بالکل توجہ نہیں کرتے - اور خدا کا احسان ہے کہ [illegible] زیادہ موثر نہیں ہو سکتی اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس مدرسہ کو مالی امداد دیکر ملک کے اعلیٰ پایہ پر پہنچائیں۔

ایران میں بندے ماترم

کلکتہ [illegible] ملکی ہمدردی کا خیال [illegible] ایران والوں کو بھی ہے جن کی ملکی خیر خواہی اور قومی ہمدردی کا خیال پیدا ہو گیا - بندے ماترم کے متعلق [illegible] ہم دیکھ رہے ہیں [illegible] جاری ہو چکے ہیں مگر ان سرکاری عہدہ داروں نے [illegible] ہے انہوں نے ملکی خیر خواہی کا [illegible] کہ [illegible] قوم کے اعلیٰ افسر [illegible] باہر کر جائیں اور [illegible] ایرانیوں کو [illegible] پہلے کے متعلق [illegible] ملکی خیر خواہ [illegible] وقت [illegible] گیا [illegible] اصفہان شیراز کے باشندے بندے ماترم کا [illegible] [illegible] اعلیٰ [illegible] ہے [illegible] شروع [illegible] ہے [illegible] کوشش ہے - [illegible] شیراز [illegible] سلطنت [illegible]

قصابوں کی چھری کند ہو گئی

ہمارے فرقہ میں سب سے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ اتفاق نام کو بھی نہیں ہے ایک کو ایک کھائے جاتا ہے اور اسکے بعد [illegible] ہماری علت ہے کہ جن قوموں میں تھوڑا بہت اتفاق ہے وہاں [illegible] کا مادہ مطلق نہیں جوش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں پھر آخر پچھتاتے ہیں چنانچہ [illegible] میں بقر عید سے بیشتر حضرات [illegible] پھیل گئی تھی اور انہوں نے اسکے جواب میں [illegible] مناسب بھی کر بقر عید کے موقع پر [illegible] میں [illegible] پہلے [illegible] قصابوں کو [illegible] کر [illegible] گر جب [illegible] سلف قصابوں پر حرام کر دیا تو وہ [illegible] پر [illegible] خیال [illegible] قصاب [illegible] [illegible]

مہدی نے پھر مہندی کا رنگ نکالا

سوڈانی مہدی نے خدا جانے [illegible] کس
منصب کا پور پیدا کیا [illegible] پر وہی [illegible]
لڑا اور مرتے [illegible] ہیں لارڈ کچنر صاحب کو
ناک چنے چبوا [illegible] اور اب جو اوسکا نام بیلا
جسے یہ مہدی قائم [illegible] اور [illegible]
گود سے ہمارے بہادر گورنمنٹ [illegible] نکال
ڈالے۔ مہدی صاحب کی چالاکیوں اور
دلیریوں نے لارڈ کچنر بہادر فاتح [illegible]
کو لیا پھر بھی بنا دیا تھا کہ یہ [illegible]
سلے کرتے تھے مگر اوسکو قابو میں نہ کر سکے
جب وہ مر گیا تو لارڈ کچنر بہادر نے کسی پولیٹکل
مصلحت سے اپنی پریشانیوں کا بخار اوس غریب
کی قبر پر اس طرح نکالا کر اوسکی قبر کھدوا کر پھنکوا
دی۔ غالباً اسمیں یہ مصلحت ہوگی کہ
اسکی قبر کے نشان سے کوئی اور نہ مہدی
بن بیٹھے۔ مگر یہ تو [illegible] ؟ یہ پھوٹ
ہی نکلا۔ اور اوسنے دوسری دنیا میں
جا کے سر نکالا۔ شمالی لینڈ کے مشرقی حصہ
میں صومالی لینڈ کے متصل [illegible]
کی صورت سے ایک لنگوٹ بند درویش نے
[illegible] اور [illegible] کو
[illegible]
سوڈانی مہدی میں تو ایک ہی [illegible]
تھی۔ اور یہاں بہت سی [illegible]
کا مجموعہ ہے۔ اسکا قابو میں لانا ذرا
[illegible] ایک عرصہ تک انگریزی
فوجوں کو اسنے پریشان رکھا۔ اور ایسی
[illegible] کے ہاتھ دکھائے کہ اوسکی
[illegible] ہوتی تھی اور ایسی

اوٹ پٹانگ چھلانگیں

پھر ین کر چلا وہ بھی کیا اچھل کود دکھائیگا
پھر اوسنے سب کچھ کیا اور ہر طرح کے کرتب
دکھائے لیکن ہماری فوج آخر بہادر ہی
اسنے اوسکو [illegible] باختہ [illegible] دم [illegible]
چھوٹا۔ وہ تو اوسکی قسمت اچھی تھی کہ [illegible]
پھینک گئی یعنی دفعۃً ہماری دوراندیش
گورنمنٹ کو خدا جانے کیا خیال آگیا کہ اوسنے
بڑھی فوج کی کمان اوتار دی۔ بہادر فوج مہدی
جی کو ملیامیٹ کیا ہی چاہتی تھی کہ گورنمنٹ عالیہ
کا آرڈر پہنچا "پھر لے [illegible] نہیں ہے" یعنے
اور وحشی دیوانہ کے پیچھے مت لگو۔ دیوانہ
کے ساتھ دیوانہ نہیں بنا کرتے بس اوسکی
جانبخشی کر کے فوراً واپس ہو جاؤ۔ بس بہادر
فوج واپس ہو گئی تھی مگر اتنے روز سے مزدور
لگائے تھے کہ وہ قیامت تک ادھر مرا پڑا رہا
لیکن تو جب وہ [illegible] منصب [illegible] جان نکلا
جیسے اودھ [illegible] کالا سانپ [illegible] زخمی ہوا
ہو جاتا ہے اور پھر پہلے جیسے دم خم کے ساتھ
پیچ و خم کھانے لگتا ہے ایسے ہی [illegible] بھی
اوٹھ کھڑا ہوا اور [illegible]
جیسیوں بہادروں کو [illegible]
ہمیشہ کے لیے [illegible] کر دیا [illegible] کا دل
بٹھا دیا۔ آسمانی تیر [illegible]
کود پڑا۔ ہماری بہادر فوج تو [illegible]
کی گوشمالی کو جا رہی تھی کمبخت ادھر
سے یہی [illegible] چھپا بیٹھا ہوا تھا جیسے
برٹش فوج [illegible] کی طرح جھٹ [illegible]
دیوانہ [illegible] کو بہت شیطان سمجھے ہماری بہادر فوج
کے جنگی جہاز [illegible] اور [illegible] سب [illegible]

قادیانی کی بولتی پھر بولی

ہم تو یہ سمجھے تھے کہ قادیانی جو مصداق "اوس
روشنی طبع تو بر من بلا شدی" دو تین دفعہ
[illegible] میں پھنس چکا ہے۔ اس سے اوسکے چھکے
چھوٹ گئے ہیں۔ اور اب یہ [illegible]
کی قدر سمجھ گیا ہے اب یہ کبھی چوں چرا نہیں
کریگا۔ علاوہ ازیں اب بقول خود یہ قبر میں
پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے اوسکی [illegible]
اور شامت اعمال سے امید تو نہیں مگر شاید
مقلب القلوب نے چاہی ہدایت ہو اور یہ ادھر
گھوم کر فکر میں لگ گیا ہو اور اپنے اعمال کو
[illegible] ندامت کے [illegible] سے دھو کر دل میں پشیمان
ہو رہا ہو کہ قادیانی نے بہت جھک مارا۔ نبی
آخر الزماں کی خلقت و خصوصیت کو مٹایا
مسیح علیہ السلام کی آسمانی رفعت کو خاک میں ملایا
کرشن کا ہمسر بنکر اپنی عقل پر پتھر ڈالے۔ غرض
یہ کرتوت کیے [illegible] ہوا جیسا وہ ہوا۔
مگر تو بہ ہے وہ جو کسی نے کہا ہے چور چوری سے گیا
تو کیا ہیرا پھیری سے بھی۔ مرزا قادیانی کو قبر
میں پاؤں لٹکائے دیکھکر ملہم غیبی نے منہ
پھیر لیا تھا۔ مگر اب پھر وہ [illegible] بنکر بیٹھا [illegible]
مرزا جی چلے چلائے آپ ایسے جبرئیل کی [illegible]
[illegible] یہ سودیشی پرچار کے متعلق ہے۔ یہ
معاملہ چونکہ بہت ہی [illegible] ہے اہل ہند کیا اہل
ولایت تک کی ابھی آنکھیں لگی ہوئی ہیں
اسلیے مرزا جی نے [illegible]
بیٹھے تھے جب خوب اچھی طرح معاملہ کا رخ دیکھ لیا
یعنے ہر پہلو کی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لی تو [illegible]
قادیانی مرتے مرتے ایک پیشین گوئی کر ڈالا
وہ فرماتا ہے کہ [illegible] بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری

یہ گتھی مشکل سے سلجھیگی

ہندوستانی باعث بہبودی اسکے دو ٹکڑا کیا جائے کہ خدا کی رحمت نازل ہو۔ ایک نوائی بیت جیسے جہان کی توہین ہر طلسم (بیچ میں) دب بنگالی والی کا بانی۔ ... اپنا ہو بانی ایک کرلے اور بجا اپنا بانی کہکے پھیتے ہیں۔

ابھی تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے کہ تراب لال کی ذات برادری سے جو من پورہ کی جماعت کا شیرازہ پریشان ہوا تو لٹھ ہو گئے کی نوبت ہی گئی۔ انجام کار یہ کہ یہ بھی پریشان ہوئے اور وہ بھی۔ اوس وقت بعض با اثر اشخاص نے بیچ بچاؤ کرا دیا تھا۔ اگرچہ دل تو نہیں ملے تھے لیکن آنکھیں ضرور ملنے لگی تھیں۔ تھوڑی بہت امید ہو چلی تھی کہ کچھ دن اور چین چین امن و امان سے گذر گئے تو ہمیشہ کے لئے شورش کا کھٹکا جاتا رہیگا۔ مگر تو یہ اس خرخرہ میں یہ مادہ کہاں۔ کہ بیٹھے بیٹھے آ خود ہی پھرا چاہا۔ دن کی چاندنی پھر وہی اندھیری رات۔ رمضان چودھری کی کسی نامناسب ضد سے (جسکا ذکر ہم پھر کرینگے) دفعتاً ایک گروہ (دو جن) نمبر ادھر آ ملے۔ اور ایسے نازک موقع پر اور انتظام کیا ہوئی کہ رمضان چودھری کی جماعت کا ایک شخص کی کل مراسم شادی تو ادس جماعت نے ادا کئے۔ اور جب کھانے کا وقت آیا تو اس شخص نے کہدیا کہ بھائیو میں تو تراب لال کی جماعت میں شریک ہو گیا ہوں اسلئے جماعت کے تمام اشخاص جو اس ... سین و کھانا ... پکے تھے بے کھانا ... اور ... کھانا ...

قسمت میں نہ تھا

یکایک رمضان چودھری جماعت کے تو گر گیا اور تراب لال کی جماعت نے یہ کہنا کہ ... کا ... الرحمن ... غلغلہ غرضکہ طرفین یوستا تکلیں دوسرے ہی روز وہ لکڑی چلی کہ محلہ بھر میں الامان الحفیظ کا شور بلند ہو گیا۔ یہ ہم اس نہیں کہہ سکتے کہ اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ کہہ کر سے پھوٹی دونوں فریق کے آدمی زخمی۔ مرہم پٹی دونوں کا سنگار دونوں کے دعوے ایک دوسرے پر دائر۔ اسی سلسلہ میں ایک نئی اور بالکل نئی کارروائی جو سراسر تعجب خیز ہو یہ سننے میں آئی کہ مسٹر نون بہادر نے اپنی ہیڈ نگری کا ثبوت دینے کے لئے ایک درخواست پولیس کورٹ میں اس مضمون کی دائر کی کہ محرم قریب ہے۔ مدنپورہ میں ابھی جنگ ہو چکی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ محرم کا جوش بیچ بیچ کا ماتی سین دکھاوے اسلئے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ رمضان چودھری اور بقر عیدی کے مچلکے لئے جائیں۔ یہ مضمون کو جسنے سنا حیرت میں آ گیا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ مارین گھٹنا پھوٹی آنکھ۔ رمضان چودھری کے ساتھ بقر عیدی کا مچلکہ کیا۔ جو نہری چودھری کو بھڑانا چاہتے۔ رمضان سے تو عیدن کا لگاؤ ہے بقر عیدی سے کیا نسبت۔ بقر عیدی تو نہ جماعت کا سرغنہ اور نہ اوس جھگڑے میں شریک اور جو اس فساد کا محرک پھر بقر عیدی سے واسطہ کیا۔ ادھر رمضان چودھری نے بھی اوس جھگڑے سے اپنی بے تعلقی ثابت کی۔ ادھر تراب و لال نے اپنا چودھری ہونا ثابت کیا۔ غرض یہ کہ یہ آثار پڑ ہاؤ کچھ اس جلدی ہوا کہ مجسٹریٹ صاحب نے صاف جواب دیا صرف زبانی ہدایت کر دی کہ دونوں جماعتوں کے سرداروں کو لازم ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کو سنبھالے رہیں۔ مچلکہ ضمانت ہم

ڈنکی کی چوٹ انگریزی فرق الٰہ

یون تو انگریزی کھلاڑیوں کی کون سی کار روائی ہے کہ جس میں اسپورٹ کی نزاکت نہیں کہ جو کچھ جلن ہو وہ اچھی ہی طرف سے خیر یہ تو کھیل تماشا دانہ حتماً ... دن بہت ہوتی تھی یعنے کو ملیا میں گرڈ پھوڑا جاتا تھا۔ لیکن جو خبر سے یو رو پین کھلاڑی کھیل کھیلے۔ اونہوں نے خیال کیا کہ تہذیب اور معقال کی بدمعاشی میں تو اور ... تعرض سکتا ہے جب کوئی آنکھ نکالے اور کانشہر کا پورا بیر پورا ٹکر پر چڑھ جائے اور ... تماشہ ہے۔ اس طریقہ سے ہر قسم ضرورت رفع نہیں ہو سکتی۔ اب تو وہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ جب ضرورت ہوئی جیبی جیبٹ لائے۔ اور یہ اب آرام سے گذرتی ہے ماقبت کی خیر خدا جانے کہہ کو خوب گلچھرے اڑائے جائیں۔ چنانچہ اسی جرات و دلیری کی ابتداء کلکتہ ہی میں کی گئی۔

۹ بجے رات کو ٹریم سے کے پی کلارک صاحب ٹرام پر سوار ہو کر کالیگاٹ جا رہے تھے۔ ۵ عدد ... انگریز بہادروں نے گاڑی کو آ گھیرا۔ کنڈکٹر سے رسی چھینی اور روشنی گل کر دی بعد میں پی کلارک پر حملہ کر دیا۔ رسی سے اوسکو جکڑ بند کر کے روپیہ چھیننے کی کوشش کی۔ پی کلارک کے شور و غل پر ٹرام کی مسافر جو اوس وقت گذر رہی تھی دوڑ کر ہر لی آ گئے جو گاڑی والے ڈاکو فوراً ہی ... غائب ہو گئے جیسے گدھے کے سینگ۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے کیا کرے۔ کچھ جین کا چھینا بھی ... گیا جسے شیر ... کی روز میں ... پر ہاتھ مارا تھا۔ جو روہن کا لیجانیگا۔

ما ان مجتمع المفاکہ کان العین عطوفت والغین کاسر المسرات

۱۹۰۶

(ترجمہ) بوہرہ کی مجمع مجھے گئے ذکر دو ... آتا ہے۔ ...

گنہا ؤپ اور کہ جسکے لیے مسرت لازم ہے

لے بیچارے بیٹھے بٹھائے ملا صاحب کو خدا جانے کیا سوجھی کہ وہ اپنی استعفی کیا کہ جہاں سے خفا ہو گئی ۔ گذشتہ محرم میں جو چند بوہروں نے ان کے فرمان اور صلح کل پالیسی سے منہ موڑا ۔ تو اس کی پیچھے بھی انہوں نے سب کے منہ پھیر لیا ہوں نے بمصداق قبل از مرگ واویلا یہ افواہ اڑا دی تھی کہ چند بوہروں کی دوکان سے جنگی سامان کے پچ سنگین ، کار توس ، بندوقیں (بی بلکہ میکسم تو پیں) پولیس نے گرفتار کیں۔ اس خبر وحشت اثر نے ملا صاحب کو تو ہنسی کو بلا دیا۔ اور نیز شاید یہ وہم ہو گیا کہ جب بوہرے مورچہ بندی کر چکے ہیں تو میرے کا ضدی گر ... ان اور تیر کیا کارگر ہوں گے۔

ہماری قوم کے نا عاقبت اندیش جہاں آپ ان ... ملا صاحب کی وفات کی نسبت ایسے ... ہوں گے کہ یہ سراسر بیہودہ ہیں کیونکہ ملا صاحب ... سے علیل تھے۔ ضعف قلب تو ہو گیا اور وہ ضعیف آدمی تھے پس کریکی ... آنکھ بند کر لیتے۔ کہ صبح قیامت ہی کو اسکو کھولیں گے۔

ان کے مرنے سے بوہرے مجسم ماتم بن گئے ہیں مگر ہم سچ کہتے ہیں کہ ان کے مرنے کا ہم کو بھی سخت افسوس ہے۔ کیونکہ وہ جید عالم اور مستند فاضل ہونے کے علاوہ بڑے ... پسند ۔ صلح کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مصلحت بین اور منصف مزاج تھے

بوہروں اور مسلمانوں میں اگرچہ اور کئی خیالات سے بہ قدر اختلاف ہے کہ وہ ہم کو بوجہ مغائرت مسلمان کے خطاب سے یاد کرتے ہیں ۔ لیکن خود جناب برہان الدین صاحب جمعہ مسلمانوں اور بوہروں کو ایک نگاہ دیکھتے تھے اور یہ صفت ان میں دنیا سازی کی بنا پر مصنوعی نہ تھی بلکہ مادر زاد چشم آفتاب چند بوہروں کی جہالت و ناشائستگی سے جو بوہروں اور مسلمانوں میں چپقلش ہو گئی تھی وہ ایسی تھی کہ کچھ عرصے چیونٹیوں صرف بوہروں کی موت کہلانے سے دور ہو جاتی۔ اور یہ چپقلش کی خلش عمر بھر کا نٹا مارا کرتی ۔ اور ہر محرم ہر ... المرحوم کو ادھار کرتی ۔ یہ حضرت برہان الدین کا ہی دم تھا ۔ کہ انہوں نے دونوں فریق میں پہلے سے بھی زیادہ یگانگت پیدا کر کے ایسا چولی دامن بنا دیا کہ اب کبھی اتفاقاً دست و گریبان ہونے کا موقعہ ہی نہ آنے گا ۔

اپنی رحلت سے دس روز پیشتر آپ نے سید حسام الدین صاحب مرحوم کے فرزند ارجمند عبداللہ بھائی بدرالدین کو جانشین کر دیا۔ آپ کے بھی دو صاحبزادے ہیں ایک تو انہیں سے لپٹے قابل ہیں مگر بوجہ حق شناسی کے انکو آپ نے گدی نشین نہیں کیا ۔

آپنے مسلم اسلامی اخلاق کے مطابق جو زندگی چاہا ہے کہ ہم اور یہ فرض ہم لوگ کی درخواست کریں مگر اذکار ... ہم کس منہ سے بخشش کی دعا کر سکتے ہیں کیونکہ وہ تو خود اپنے مریدین و معتقدین کو بہائی جبر ... کے نام ... بادام ... جہاز ... پھر ...

دو کروڑ کیا دو پائی بھی نہیں

لوگ یہ نہیں خیال کرتے کہ جس صیاد کا طوطی بول رہا ہو اس کے خلاف جیل کا چہچہانا اسقدر بے اثر ہوتا ہے کہ جسقدر اس مصرعہ سے ظاہر ہے

ع صدائے طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانہ میں ۔

مرحوم آغا علی شاہ کی بیوی مسماۃ حاجی بی بی نے خدا جانے کیا سمجھ کے ہز ہائینس سر آغا خان سلطان محمد شاہ پر دو کروڑ کی نالش دائر کی ہائیکورٹ سے اور نہیں یہ امید تھی کہ کچھ ہو یا نتیجہ پیر ہو یا منیجر کسیکا اثر عدالت کی باگ ڈور کو اپنی طرف نہیں پھرا سکتا۔ وہ یہ نہیں کہ ہائیکورٹ زہا ئی ... ڈگری پائی تو مدعی علیہ نے ہائی کورٹ اور ... ہائیکورٹ پھر ایسے عند وش مقام کی طرف رخ ہی کیوں کرتا۔ اور پھر ایسی حالت میں کہ مدعی علیہ کا زمانہ ... ہو۔ گورنمنٹ میں ٹیکنا ہی بیٹھ ... اور ... لاکھوں روپیہ ٹھیکری کی طرح بکھیر دیا کئی دفعہ خاص ولایت پہنچکر شاہی دربار کی سیڑھیوں سے شرف اندوز ہوئے وہ انگلش کی سیڑھیوں کو کیا سمجھتے تھے انکی پیشی میں مقدمہ مٹ ... گیا۔ مدعیہ کے وکلا نے حق ثابت کرنے کی لاکھ کوشش کی مگر ایک جو میں ... دعویٰ خارج ہوا جو سو خرچی ہوئی وہ الگ رہا۔ مقدمہ کا خرچ جو ادا کرنا پڑا وہ تو قع میں ۔ مدعیہ نے بیچارے کو ... کرنیکا ایک نیا پہلو نکالا ... میں اور ... ہیں ۔ ... لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے کا ... ناکامی ... کا خیال کرنا ... مثل ... تقدیر کا ہوتا ہے دو کروڑ ...

... اخلاق اور علمی فضیلت ... مبارک رہیں گے۔

انگریزی جاپانی اتحاد و ل

یہ بالکل سچ ہے کہ جب کسی کا ستارا عروج پر ہوتا ہے تو زمانہ کا رخ اودھر ہی پھر جاتا ہے قدرتی طور پر اوسکی دولت دولت میں پیدا ہو جاتا ہے۔ فتح پورٹ آرتھر نے جاپان کا ستارا ایسا چمکایا کہ اوسکو چار چاند لگ گئے۔ یا تو یورپین سلطنتین اسکو ایشیائی سرزمین کی گاجر مولی سمجھتی تھین یا اب وہی سلطنتین جو درحقیقت تھالی کے بینگن کی مصداق ہین جاپان سے رشتہ ناتا جوڑنے کو تیار ہین۔ ہر سلطنت اسکا دل لبہانے کے خیال مین ہے۔ کوئی صدائی بڑھاو اوار کی موج مین دکھاتا ہے کوئی تکی کی سرسبزی دکھاتا ہے یعنے اپنی جنگی طاقت کے اصول کی پختگی کا سکہ اوس کے دل پر بٹھانا چاہتے ہین۔ اور درحقیقت مطلب سعدی نگر ہست۔ یعنے غرض یہ ہے کہ ہم اوس جنگی راز کا پتہ لگائین کہ جسنے روس کا بھرم او کھاڑ پھینکا۔ ہماری سرکار بہادر جو درحقیقت فل بادر ہے جاپان کی گرویدہ معلوم ہوتی ہے۔ یون تو اوسکو گانٹھ ہی لیا ہے مگر اب یہہ شیر و شکر کی خاصیت پیدا کرنی چاہتی ہے۔ جاپان نے خدا جانے کیا سمجھکے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہندوستان کے سرحدی انتظام کا اصول ہم معلوم کرنا چاہتے ہین۔ یہہ خواہش ہماری دور اندیش گورنمنٹ نے فوراً منظور فرمالی۔

چنانچہ عنقریب جاپانی افسرون کی ایک جماعت ہندی فوجین شریک ہو نیوالی ہے اسکو بعد ہماری بیدار مغز گورنمنٹ کی دہرتی افسر جاپان کے جنگی اصول معلوم کرنیکے لئے بھیجے گی۔

صبر کا اجر ضرور خدا دیتا ہے

اعلیٰ حضرت ظل سبحانی خلیفۃ المسلمین کے صبر و تحمل کی نسبت اکثر نا اہل یہ اعتراض کرتے ہین کہ ایسی برداشت بہی کس کام کی صبر کرتے چلے جانا اور خاموشی کے ساتھ برداشت کرنا ہین۔ یوروپین سلطنتین بیجا ضد اور باطنی خباثت سے ہٹ دھرمی پر کمر باندھکر ترکی سلطنت کو ذلیل کرنے کی کوششین کرتی ہین۔ اور سلطان المعظم حکمت عملی سے اونکی چالون کا دفعیہ کرنا چاہتے ہین۔ یہہ نہین کرتے کہ ایک دفعہ ہی الا اللہ کرکے کہڑے ہو جائین۔ اور ڈنکے کی چوٹ سب کو نوٹس دیدین کہ آئے دن کی چپقلش ہمکو پسند نہین جسکا جی چاہے کہلے میدان آجائے افسوس یہ ہے کہ ایسا خیال کرنے والے گہر مین بیٹہے بیٹہے سو دا بازی کی ہوا سے خیالی پلاؤ پکاتے ہین اونہین ایسی کشمکش کا وقت پڑے تو معلوم ہو سلطان المعظم یورپین سلطنتون مین اسطرح گہرے ہوئے ہین۔ کہ جیسے ۳۲ دانتون کے بیچ مین زبان اگر وہ سلامت روی اور ضبط و تحمل کی پالیسی نہ اختیار کرین تو کیا کرین۔ اور جو کام جب گڑ دینے سے ہی دشمن مرجائے تو زہر کیون دیا جائے واقعی بات یہ ہے کہ سلطان المعظم کو صبر و تحمل سے قدرتی طور پر اونکی کام نکالتے ہین ایک انگریزی اخبار نے خود اسکا اقرار کیا ہے کہ سلطان المعظم کا صبر دیا نتیجہ خیز ہے۔ کہ اون کے دشمن خود ہی کلیجہ پکڑ کر رہجاتے ہین۔ گلیڈ سٹون نے روس اور یونان کا ذکر کرکے اوسنے سلطانی صبر آسمانی غضب ثابت کیا ہے

گورنمنٹ کی حمایت نے ابھار دیا

بندے ماترم کے نعرے سے جو گورنمنٹ عالیہ کے دماغ مین طرح طرح کے وسوسے پیدا ہو گئے اور اوسنے بزور حکومت بنگالیون کے پاؤن کو دبانا چاہا جب یوریشین اور یورپین نے دیکہا کہ اتنو سرکاری قوت ہماری حمایت پر ہے اسلئے انکو بھی جوش آگیا کہ لگے ہاتھون ہم بھی دو دو ہاتھ دکھادین تاکہ بنگالی ہماشا ہمکو نہ سمجھ لین۔ کہ یورپین فرقہ بہی بس زبان کا ہی مرد ہے۔ چنانچہ حال مین یوروپین نوجوانان اپنی مردانگی کا ثبوت دے ہی ڈالا۔ گذشتہ ہفتہ ٹون ہال مین بنگالیون نے بڑا بھاری جلسہ کیا تھا۔ بہادر قومین اور یورپین یوریشین اجودہتے سے مردانگی کا جوہر دکہانے کی تاک مین لگی ہوئی تھین موقع وار دوڑ پہنچ گئے اور جلسہ کی برخاستگی کے وقت مورچہ بندی کرلی۔ بڑے بڑے بابو ہماشا اون کی طرف کسی نے رخ بہی نہین کیا۔ مگر جب طالب علمون کی ٹولی کا گذر ہوا تو توپ بندوق کے مالک یعنے یورپین بہادر جو لٹھون سے مسلح تھے اوس گروہ پر ٹوٹ پڑے۔ کلکتہ کی سرکون کرٹہ النوال کا جنگی میدان بنکر خوب جناب بہادر ون نے جلت پھرت دکہائی۔ بنگالی طلبا جنکو اس یوروپین اور یوریشین یورش کا سان گمان بھی نہتا بالکل نہتے تھے۔ سوائے دوہتیار یعنی پھرشو پڑنے اور زبانی دوڑ دہوپ کر وہ کیا کر سکتے تھے غرض یہ کہ بہادر قوم نے خوب دل کا بخار نکالا۔ کئی طالب علم اسپتال مین پڑے ہوئے بندے ماترم کی جان کو رو رہے ہین اگر یہ واقعہ ایسا ہے تو گورنمنٹ کی شکستگی تو کافی ہے گورنمنٹ کو

معرکہ آرائی

الہ آباد کا میلہ ماگھ

امسال الہ آبادی کمبھ کا جھمیلا جھگڑوں کی دنیا سے دھرتی کی طرح طے ہو گیا۔ یہ میلہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء لغایت ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء الہ آباد تریبنی گھاٹ پر بڑی آب و تاب کے ساتھ ہوا بڑے بڑے سادہوؤں اور جٹا دھاری جگتوں کے خوب ٹھٹھ تھے۔ ۱۲ جنوری اور ۱۴ جنوری اور ۱۹ جنوری کو قابل دید نہان ہوئے۔ ۲۰ جنوری کا نہان بہت ہی قابل دید تھا۔ بے تعداد پولیس اور کئی سپرنٹنڈنٹ پولیس اضلاع غیر انتظام موجود تھے۔ الہ آباد کے کلکٹر صاحب بہادر و سپرنٹنڈنٹ پولیس و دیگر اعلیٰ حکام اپنی ڈیوٹی کو نہایت سرگرمی سے انجام دے رہے تھے۔ ایک روز ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بھی تشریف لائے تھے۔ پولیس کے سوار ہر جا بھوڑ … انتظام چوکس پہری لگا رہے تھے۔ میلہ میں صفائی کا بہت خیال تھا۔ بھنگی جھاڑو سنبھالے تیار تھے۔ پلیگ انسپکٹر اور کیمیکل مشتاق گھوم رہے تھے۔ تاہم ہیضہ خان اور طاعون بیگ اپنی صفائی سے باز نہ رہے۔ چند کانسٹبل رات کو پہرا دیتے ہی دیتے صبح تک … ہو گئے۔ بہت سے … اور ملک عدم … کی وجہ سے … جان نکل گئی … تھے جہاں … جاری تھے۔ میلہ میں … گھر، تھانہ، حوالات وغیرہ وغیرہ سب بنائے گئے تھے۔ میلہ کے … کا ٹھیکہ …

گورنمنٹ نے زمین کا ٹیکس لے لیا تھا ہر ایک دوکان کے گلے میں پاس لٹکا ہوا تھا۔ یہ بھی آمدنی کا عمدہ تجویز تھا۔ حجاموں کی صفیں گلے میں پاس لٹکائے ہوئے جابجا جمی ہوئی تھیں … سر گھوٹے جا رہے تھے۔ حجاموں کو علاوہ اجرت انعام مل رہے تھے۔ میلہ میں ہر ایک شے گران تھی۔ ننگے فقیروں کا دکھاوا خلط ملط تھا۔ کئی سو فقیر تھا۔ سب بالکل برہنہ تھے۔ پولیس اور حکام انکے نہانے کو جاتے وقت ہمراہ تھے۔ عورتیں انکے قدم لے رہی تھیں۔ میلہ میں تماشائی اور جاتریوں کا وہ مجمع تھا۔ کہ بس وہاں رام کی بہت سے آدمی دب کر مر گئے۔ اور بے تعداد آدمی سسکتے ہوئے شفاخانہ کو پارسل کر دئے گئے جنکی جو بچی جان گر گئی بس وہیں رہ گئی۔ جسنے اوٹھانے کو ذرا ہاتھ چلایا بس فوراً بیکنٹھ باسی ہو گیا۔ یہ وہاں انگوچھا چپل، چھڑی اور جوتوں کا انبار لگ گیا۔ گرہ کٹوں نے … نے ہاتھ صاف کرکے خوب چاندی بنائی۔ لب دریا مرد اور عورتوں کو بے تکلف نہاتے اور مہ جبین مخمور نگاہ والیوں کو علانیہ ڈبکی پر ڈبکی دیتے دیکھ کر ہم تو … میں … پہنچے … بیچارے قربان … کے گندمی جسم کے طرح طرح کے درشن ہوئے۔ … بالکل … گئی … ریلوے کی سب سے زیادہ آمدنی ہوئی۔ شہر الہ آباد میں پانچ ٹکٹ گھر جا بجا مقامات پر کھولے گئے تھے۔ اسٹیشن پر بھی ٹکٹ … ملتا تھا۔ … سٹیشن … میدان حشر معلوم ہوتا تھا۔ گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد اسپیشل ٹرینیں چھوٹ رہی تھیں مال گاڑیوں میں اناج کی طرح خلقت بھری جا رہی تھی۔ گاڑی میں مشکل سے جگہ ملتی تھی۔ کئی لاکھ مسافر پڑا ہوا تھا میلہ سے ملازم اور … کے سپاہیوں کی … خوب چکنی ہوئیں۔ جسکو چاہا پکڑ لیا کہ تمہارا اسباب محصولی ہے۔ تمہارا اسباب زیادہ ہے … وزن کراؤ۔ غرض کہ مسافر کچھ نہ کچھ دے کر پیچھا چھڑا رہے تھے۔ یہ میلہ کمبھ بارہ برس کے بعد واقع ہوا تھا۔ اہلکاروں کے بھاگ کھل گئے تھے۔ کچھ لوگوں کو ہیضہ خان چٹ کر گئے کچھ کا طاعون بیگ ناشتہ کر گئے۔ بہتوں کا اژدہام میں بیک سرمہ ہو گیا۔ بہت سے غوطہ لگا کر پانی کے اندر ہی سے … اور بھرے یہ میلہ کمبھ گیا تھا روس اور جاپان کی جنگ تھی۔ گنیش جی کی کرپا سے بارہ برس کے بعد گورنمنٹ کے من پر … تھے۔ ایسے ہی دو چار اور جھمیلے ہو جائیں۔ تو اناج ضرور سستا ہو جائیگا۔ بس زیادہ ڈنڈوت۔

راقم … سستا …

عمر عیار کی زنبیل

رنگیلے رسیلے چھبیلے البیلے مضمونوں کی جان گلرخوں کا … … یہ شوخ … بمبئی کے اخبار … نشان۔ … کی امان باغ جوانی … ارغوانی … ترو تازہ غنچہ دل شگفتہ ہے۔ اگر آئیے۔ ابھی آئے کہاں تھے۔ جی وہیں جہاں سب تھے۔ سب کہاں تھے۔ میں جہاں تھا۔ آپ کہاں تھے سب جہاں تھے۔ ارے بھئی سچ سچ بتائیے۔ پہیلیاں نہ بجھائیے۔ ہر …

نہیں ہین - آپ کو نہیں معلوم کہ مین کہان تہا
ہمکو نہیں معلوم جبہی تو پوچہتے ہین - اچہا تو سمجہ
لیجیے کہ مین وہین تہا - اجی بہی تو مین کیا
سمجہون - زمین مین تہے - جی نہیں - آسمان
مین تہے - جی نہیں - جنت مین تہے جی نہیں
دوزخ مین تہے جی نہیں - چولہے مین تہے - جی
نہیں - عدالت مین تہے - جی نہیں - اجی بہی
توپہر کہان تہے - بتانا ہو تو بتائیے - دماغ
کے جاپیچ کا مغز نہ کہائیے - ناحق پریشان
ہوتے ہین - اچہا تو لیجیے بتائے دیتے ہین
آجکل ہم شملہ کی سیر کر رہے تہے - وہان کی
ایک گرماگرم تازہ بتازہ نہین تیرہ مسالہ کی
چٹ پٹی خبر آپکو سنانی ہے - آپنے سنا
ہوگا کہ کسی زمانہ مین سانپ گاؤن بکری چرتی
تہی - جی ہان سنا تہا مگر چالیس اشرفی کی
کان جانئے ضرور کے مکان مین سے نکلتے
نہ سنی ہوگی - سارے بہتی کیا سچ کہتے ہو - جی
ہان اس سچ مین بالکل جہوٹ کا لگاؤ ہی
نہیں - کسطرح - بیان کیجیے - سنئیے - دو ہفتہ
بہر کا نہیں نہیں - بلکہ عشرہ سے زیادہ تجاوز
کر گیا ہوگا کہ وزیر الدین سنار ساکن لوئر
کرہ شملہ کے یہان سے ایک ملازم مسلمان
جو عرصے سے نوکر تہا اور کام گہروالی اور
روٹی پکانے وغیرہ کا سپرد تہا - شب کو
اکیلا مبلغ دو ہزار روپیہ لیکر رفوچکر ہوا
اور اصل راہ چہوڑ کر زنانی لباس مین پہاڑی
ریاست کی راہ لی - یہان رپورٹ کر کر راہ
راست تار وغیرہ کا سلسلہ جاری کیا
گیا - دوسرے روز جالا ... جنگل
سے شکار مین ملاقات ہوئی - جہاراجہ صاحب
بغیر ... کی طرح ... پولیس پر

لٹو ہوگئے - آدمی سے کہا دریافت کرو یہان
سے پوچہا گیا تو اوس شرمیلی نے ایک طرف
نازسے رسیلی اور ملائم آواز بناکر جواب دیا
کہ میرا مرد پیچہے آتا ہے - غرض بعد انتظار
بسیار مرد نہ آیا تو حسب الارشاد جہاراجہ
صاحب جبڑا سپاہیون نے چہرہ سے گہونگٹ
اوٹہایا فی الفور پرشوق نظرون پر یاس کا
پردہ پڑگیا - جہاراجہ صاحب نے ششدر
ہوکر ایک گہری متعجب نظر سے دیکہا - اور بہ
گہر مین داخل کرنے کا حکم دیا - ایک رپورٹ
پولیس شملہ کو گئی - چنانچہ آدمی جاکر اوسکو
لائے اور بعد از تلاش ۱۲۰۰ روپیہ کے
نوٹ برآمد ہوئے - بعد ملاحظہ ڈاکٹر صاحب
معلوم ہوا - ہائین یہ تشدد کیسا - جی ہان
مین کبہی کبہی فارسی ڈہیل بہی لڑہکا یا کرتا
ہون - کہ شکم مین کچہ سخت چیز سی ہے -
لہذا تین روز تک ملازم کی پیٹ کا بہی جائزہ
لیا گیا - مگر ملازم بعد فراغت پوٹلی دوبارہ
نگل لیا کرتا تہا - تب تو ڈاکٹر صاحب نے
کہا کہ روائی کی طرح ہاتہ ڈالکر مسالہ
گہسیٹ لو - چنانچہ حسب الحکم ڈاکٹر صاحب
پہلے انگشت مقراض سے ٹٹولا گیا - تو معلوم
ہوا کہ واقعی اندر ہے کچہ مگر رام کی پوٹلی
ہے کہ کسیطرح ڈہیلی ہی نہیں ہوتی -
اوسوقت ڈاکٹر صاحب نے مسٹر زنبور کو سنبہالا
اور اس سے کہا کہ بچہ جی ذرہ ڈہیلی کردو -
ورنہ یاد رکہو کہ یہ ولایتی اوزار ہے اسکو
بند کی مٹہی سمجہنا - یہ بند ہوکر کہلنے کا نام
ہی نہیں لیتی ہے - اسکی گرفت انتڑیان
تک کہینچ لیگی - یہ کہکر ڈاکٹر صاحب نے اسکو
بڑہایا - اور بڑہانا ہوتا ... آدمی ظاہر کی

تب تو وہ شعبدہ گر سٹ پٹایا اور خیال کیا کہ ار
زنبور اندر جاکر ذرا سی بدعنوانی کر بیٹہا تو جینے
کیلیے بڑی ٹکسال بگڑ جائیگی - چنانچہ گہبراکر تو
ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ دست درازی سے
ہاتہ کہینچین مین خود ہی اوگلے دیتا ہون - یہ
کہکر اوس کاریگر نے انگشت حیرت در دہان
نیچے درون نیچے بیرون - کا مضمون ادا کر کر
جہٹ ایک پوٹلی ڈاکٹر صاحب کے آگے ڈالدی
ڈاکٹر صاحب نے اوس تہیلی کو ڈہلوا کر کہلوا دیا
تو چالیس اشرفی ... اور ... کی ریزگاری
اوسین سے نکلی - ملزم سزا کیلئے قید سے
سرفراز کیا گیا -

راقم — رشید احمد از شملہ

شہزادہ ویلز بنارس مین

ڈیر پنچ زاد شفقتہ - السلام علیک - مزاج
شریف - باعث کی غیر حاضری معاف فرمائیو کا
اسلوف کچہ ایسے عدیم الفرصت رہے ہین
کہ بات کرنے کی فرصت نہیں کیا کرین تمام شہر
بنارس کا اہتمام اپنے اکیلے دم پر موقوف ہے
دن رات پہاٹک کی سیر مد نظر ہے - خدا خدا
کرکے کانگریس سے مہلت ملی تو آمد جناب
پرنس و پرنسس آف ویلز صاحبان کے انتظام
مین سر کہپانا پڑا - ایک دو پہاٹک ہون
تو آدمی اوسکا انتظام کرے - اس نیہوتے
سے شہر مین پہاٹکون کی بہرمار ہے - لیجیے
سنئے - جناب پرنس و پرنسس آف ویلز صاحبان
کوٹہی مہاراجہ صاحب بہادر کاشی نریش
واقع محلہ ندیسر مین قیام فرمائینگے -
جنکی نزدیک گاہ کی ترتیب مین کوئی دقیقہ
باقی ... اوٹہا نہین رکہا گیا ہے حقیقت

ہیں ۔ یہ بات مسلم ہے اگر فردوس بر روئے زمین ہست ہمین است وہمین است وہمین است ۔ احاطۂ کوٹھی میں خیمہ ہائے عالیشان نصب ہیں اون میں تاریخی اشیاء بجائے اپنے مقامات پر سجی ہوئی ہیں ۔ ایک خیمہ میں بنارسی کپڑون کی نمائش منجانب انجمن ہاے تجارتی لگی ہوئی ہیں ۔ ایک طرف قالین باف اپنے کام کی رو نمائی کر رہے ہیں ۔ غرض ہر طرح ہنر و دستکاری کام دکھلانے میں مستعد ہے ۔ کوٹھی کے باہر اوس سڑک کے جو ہے پر جہان سے ایک سڑک ریلوے سٹیشن کنٹونمنٹ کو پہرتی ہے ایک عالیشان پھاٹک تاج نما بنا ہوا ہے جو سرخی کا ہے ۔ اور اوسپر کاسنی رنگ کا کپڑا منڈھا ہوا ہے ۔ جسکی دیوار و چھت جا بجا چاند بنے ہوئے ہیں ۔ یہ پھاٹک منجانب میونسپل انجنیئر صاحب تیار ہوا ہے ۔ اوسپر طلائی حرفون سے ویلکم بخط جلی لکہا ہوا ہے ۔ یہ پھاٹک اپنے رنگ میں نرالا پھاٹک ہے ۔ اور بلندی میں آسمان سے باتین کرتا ہوا نظر آتا ہے ۔ بہرحال وقت سیر شہزادہ صاحب یہ پہلا پھاٹک ہوگا جس میں سے شہزادہ صاحب معہ جلوس گذر فرمائینگے ۔ اوسکے بعد دوسرا موقع شہزادہ صاحب کو اوس پل کے اندر سے گذرنے کا ہوگا جو ریلوے اودھ روہیلکھنڈ کا ہے یا وہ دراندازی پل سے ملا ہوا ہو اس پل کا اہتمام منجانب ریلوے ہے ۔ پل کے اندر کا حصہ جس میں سے آمد و رفت ہوا کرتی ہے ۔ سرخ و سبز کپڑہ سے منڈھا ہوا ہے اور تمام دیوار و چھت کپڑے سے زینت دیگئی ہے اوسکے ہر گوشے کھجور کی ڈالیون اور پتون سے مخروطی کئے گئے ہیں ۔ اور تارکے ذریعہ سے

درست کئے گئے ہیں اوسکے بعد دوسرا پھاٹک واقعہ بابن قادر بخش صاحب بخشی میونسپل کمشنر کا ہے جو نواب صاحب موصوف کے مکان کے روبرو واقع ہے ۔ دو برس ہوئے یہ پھاٹک اپنی وضع میں شاہانہ ایسا نرالا ہے کہ شہزادہ صاحب بہادر کی تقریب میں کوئی پھاٹک نہ تیار ہوا ہوگا ۔ ایک طرف بخشی صاحب کے مکان مسکونہ کا رنگ آمیز جلوہ دوسرے اوسکے مقابل کی جانب مسجد تعمیر کردہ بخشی صاحب کی انوکہی درخشان اوسکے درمیان میں نادرین پھاٹک کی جلوہ گری جو قینچ اور کاغذکے پھولون سے مالامال اور سنوارا جارہا ہے عجب شان دکھلا رہا ہے ۔ اور اوسکے اوپر تاج شاہی جو بنا کاریون سے مرصع ومسجع ہے دو مربعون کے بیچ میں شان شاہی دکھلا رہا ہے ۔ محراب کے دونون جانب مچھلیون کا منظر آمد شاہزادہ صاحب میں قابل دید ہے ۔ تمام اہل بنارس وحکام ضلع اوسکے دید کے مشتاق شب و روز رہتے ہیں جسکے درمیانی حصہ میں بخط جلی (گاڈ سیو دی کنگ پرنس اینڈ پرنسس آف ویلز ۔ جانب قادر بخش) بخط طلائی لکہا ہوا ہے ۔ یہ پھاٹک اپنی نوعیت میں حقیقت میں ہندوستان میں فرد ہے ۔ تیسرا پھاٹک میونسپل آفس واقع محلہ کبیر چورہ میں منجانب میونسپلٹی تیار کیا گیا ہے ۔ جو محض اون آلات و اشیاء سے تیار کیا گیا ہے جو واٹر ورکس میں صرف کیا گیا ہے اوس پھاٹک پر وردھمان نمبر پائپ برنگ سرخ رکھے ہوئے ہیں اوسکے نیچے کے حصے میں ورکشاپ کی گاڑیون کی لگی ہوئی

ہیں ۔ چوتھا پھاٹک منجانب مولوی محمد یٰسین صاحب میونسپل کمشنر وکیل عدالت العالیہ ۔ ہسپتال اوو پرنس آف ویلز ہسپتال کے بیچ میں تیار کیا گیا ہے جو کپڑے سے منڈھا ہوا ہے اور اسپتالون میں پتون اور پھولون سے آرایش کی گئی ہے ۔ پانچوان پھاٹک ٹاؤن ہال کے اوتر جانب اوس سڑک کے گوشہ پر ہے جو منداگن کے باغ سے ملا ہوا ہے لگائی گئی ہے ۔ یہ پھاٹک منجانب انجنیئر صاحب ہرنیا مین کی ہے ۔ یہ پھاٹک بھی صرف پتیون سے منڈھا ہوا ہے ۔ چھٹا پھاٹک ٹیلیگرام آفس کے دروازے پر ہے ۔ جو سرخی کا بنا ہوا ہے ۔ ٹاؤن ہال میں جناب شہزادہ صاحب کوٹھی نادیسر کے قریب پانچ بجے شام کے بسواری گاڑی تشریف لیجائینگے ۔ ودان صاحبان میونسپل کمشنر ایڈریس دینگے قریب ۶ بجے شام کے شاہزادہ صاحب بہادر معہ اپنی افواج و سپاہ کے بسواری ہاتھی گرودیا تک تشریف لیجائینگے ۔ اس سڑک چوک پر پہلا پھاٹک منجانب مسٹر براملی صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے جو عجیب شکار گاہ بنایا گیا ہے اوس میں جا بجا شیر گھوم رہے ہیں ۔ جانوران صحرائی ادہر ادہر کلیلین کرتے رہے ہیں ۔ جنکہا اس طریقہ پر درست کئے گئے ہیں کہ جنگل معلوم ہوتا ہے ۔ دوسرا پھاٹک منجانب مسلمانان بنارس کمخواب کا ہے ۔ تیسرا پھاٹک پیتل کے برتن کا ہے ۔ چوتھا پھاٹک ظروف جرمن سلور کا ہے پانچوان پھاٹک مورتی ہندو کا ہے چھٹا پھاٹک گرودیا کے چوہانے پر واقع ہے ساتوان پھاٹک کلوارون کا ہے آٹھوان

جہاں تک منجانب تربیل منشی ماہ ہر لال صاحب
جو اپنی وضع میں بہت معقول اور سادگی پسند ہیں
لئے اور ہر کے حصے پر سوئیں بنی ہوئی ہیں

واقعہ — رفیع الخیال بنارسی

فیاضی سرکار حیدرآباد دکن

تقسیم انعامات و عطیات خطابات عنایات
طبقہ ارباب نشاط و طوائفان بازاری وغیرہ۔

اس جلسہ جشن جوبلی میں تعدادی ۵ ہزار
روپیہ کی نقد رقم تقسیم ہوئی۔ منجملہ اصحاب طائفہ
بعض کو خطابات بھی مرحمت فرمائے گئے ہیں۔

(مشتے نمونہ از خروارے تعریف نمایش باغ عامہ)

چہارشنبہ گذشتہ کو باغ عامہ میں مستورات کے
تشریف لیجانے کے لئے خاص مقرر کیا گیا
تھا۔ دو بجے سے پانچ بجے تک سرکاری حکم
کی تعمیل اور مستورات کے جانے کا انتظام
کامل طور پر کیا گیا تھا۔ مردوں کو خاص
نمایش گاہ کا ہی کاؤنٹر سے ہٹا دیا گیا تھا۔
اور نہ بجانے والے اگر دوکانیں سامان وغیرہ کو
بیچ رہی تھیں تو ہوئی تھیں یہاں تک تو مستی
کی نیک نیتی اور خوش انتظامی کا اظہار تھا۔
قریب مغرب عالم بے ہنگام تھا بڑی بڑی
پردہ نشین عورتیں چوپڑوں میں سوار ہو کر
رونق بخش محفل ہوئیں۔ حسب دستور بڑی
دروازہ نمایش پر جہاں پردہ بلند نصب
تھا۔ گاڑی کو کھڑا کر کے انکو اتر دیا جاتا
تھا۔ وہ حضرات بلا امتیاز یگانہ و بیگانہ
بلا خوف و خطر نمایش گاہ میں بلبل خوش نوا
کے مثل چہچہے کرتے پھرتے تھے۔ خاص
اسوقت کی بیغرتی اور بیشرمی کا حل تب
اعتقاد غلط ہوتا ہے کہ جو جو حالت نازک
وقت میں ہوتی ہے۔ جیب کترے لگی۔ وردریا
و کنار چولی کرتی کا پھٹ جانا یا سینہ بند کا
علیحدہ ہو جانا۔ گردن سے نیم شکم شریف کھلا
رہجانا کچھ بڑی بات نہ تھی۔ خاص نمایش
میں ایک لڑکی کے پاؤں سے بیس روپیہ
کی پازیب کی چوری اوتاری گئی۔ ایک
بزاز کا ایک تھان معلوم کس قسم کا تھا مگر
قیمتی تھا چرایا گیا۔ ایک عدد دوشالہ کی چوری کی
راقم خاطر اوقت تھا۔

باغ عامہ میں آٹھ دس مقام پر قمار خانے
ہیں۔ نمایش کی چیز خریدنے کے عوض بڑے بڑے
مشائخ زادے یا مشائخ اور امرا و امرا زادے
اس لگی پر میں و ثبات خوب حصہ لے رہے
ہیں نماز و روزہ و رکار دو بار بالائے طاق۔
آجکل تو سب کر اسیکا وظیفہ یاد ہو رہا ہے
بیچارے تجار لوگ زمانہ سے جو دو
پیسے کے فائدے کی غرض سے نمایش پر
دور دراز سے تکلیف اوٹھا کر آئے ہیں
بجز خسارہ کے ایک دمڑی کا مال فروخت
نکر سکے۔ یہ عبرت اور غیرت کا مقام ہے
باوجود ایسی فارغ البالی اور آسودگی کے
یہاں کے مشائخ اپنا فرض منصبی قماربازی
کے اشغال اور قمارخانے کی آبادی کو سمجھتے
ہیں۔ اسی پر نہیں بلکہ روپیہ پیسہ پاس
نہ ہونے کے وقت اپنی بیش بہا شیروانیاں
وغیرہ سامان گرو رکھکر خوب ہاسل بل
روپیہ کے ساتھ جوابازی ہوتی ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ بیچ کا جملہ معترضہ تھا۔
اصل بات یہاں کی مستورات کی ہے۔ ابھی
ان خوب یاد آیا۔ ابھی دل سے مراجعت
فرمائے تا تک گھروں کو آباد کرتی ہیں ہکر
بعد میرا قلم غیرت کے مارے لرز جاتا ہے کہ یہ
اس پردہ زرنگاری کو اوٹھایا جاتا ہے۔ مگر
صاحب دانش کے لئے اتنا کافی ہے۔ اللہ
بس باقی ہوس۔ بخدا میں بھی اپنے احباب
کے زمرہ میں ہر ایک رنگ و بو میں مشام
آرزو کو معطر کرتا رہا۔ آخر نتیجہ

بہر کا ریکہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

واقعہ دہان بہار شگفتہ۔ صدق مقال
یکے از معتکفان حیدرآباد دکن

پندرہ ہزار کا رگڑا

میری جان کے ارمان چاندنی پر کی گلوری
پڑنے کے پان و تھانان عالیشان سعادت
تو مان تمہیں اللہ کی امان ہمیشہ رہو بامن
جان کبھی دیکھے تاک دکان پنچ بہادر
سلطان المنان۔ آداب و تسلیمات کی قدیمی
رسم کو بالائے طاق رکھ کسی انگریزی
نیچر کی روحپر فیشن کا فاتحہ پڑھ کر مارننگ
کی رونق اوڑاتا ہوں۔ ان پیارے جنبیلے
دھا کہیں منہ کے بل اوندھے ہو کر گھڑے
کی تماشہ بینی میں نہ مصروف ہو جانا۔
مزاج پرسی کی دلربا ادا کو اوٹھ کنیچر کر
ھو آر یو کا شک ہینڈ کرتا ہوں بڑی
بند ہے۔ نامردوں کے بے تحاشا جھٹکے سر
نازک مگر بھدی کلائیاں نہ چلا اوٹھیں
آگے گردہ باز خان علیکم الشرارت
الطوفان آپکے آج زرائی رقت کیسے
ہیں۔ کھیلے نرمان بیگ فرما ہو تو خیریت
سے ہیں نا۔ نہیں تو ذرہ بیٹ عرصہ کے کو
نازک سی بیوہ دکھو پروانہ از فلاح ہوا

کھا آئے - ہمارے بلند نشان گورنمنٹ نے آپ
جیسے خیوڈا لموراس شش و پنجی جانوروں
کے لئے ایک نہایت عمدہ پنجرا تیار کیا ہے
ہم کیا کہتے ہیں - کیون نہ ہو تو کسی زمان
حال کا حریف تو نہ مبارک پنجرا ناخالی اور حکمت
سینہ - ایسی بات تو بڑی ہونے کی ہے جو
محرم کے ایام قریب آ گئے ہیں - اور نہ اغول
پرشادون کا جمگھٹا ہر جانب نہایت آزادی
سے اُچھل کود مچاتا نظر آئیگا - کاش وہ کچھ
عرصہ کے لئے یہان کی ہوا خوری سے حصہ
لین - تو عقل ٹھکانے سے آجائے - کیا آپ
نگاہ اور شمار واقعات کے اشیع کی جانب
ملاحظہ نہین فرماتے کہ کیسے دلچسپ مرثیہ پڑھا
تلنے اور عمدہ حالات کی ایکٹر آزادی سے
زرق برق لباس سے سج دھج ہو کر رقص
کنان ہین - بھیا پنچ آزاد کا کیا کیت
گاتا ہے ہر ایک عرصہ سے حضرت آزاد
کے درشن نہین ہوئے - والشداعلم ایسی
کیا دلچسپین پیش ہین جو ہفتون پنچ ام
مجلس سے اور کچھ باشد - ارمان تم ہو ہونگے
کچھ کاروبار و علائق مین پھنسے ہون گے
سعید مرزی دادون کی دیکھا دیکھی ہمارے
کالے ناش بھی ان دنون بی آزادی خانم
کے ناز و انداز پر چیر غش ہو رہے ہین اور
اپنی حالت تک خویشتن را فراموش کردہ
کے مصداق کرلئے ہر چاق چوبند مین لیکن
ر اہز آزادی کے ساتھ ساتھ تہذیب کا
دُمچھلا ایسا لگا ہوا ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ
کام خواہ فی نفسہ وہ کیسے ہی کیون نہون
ملمع کا لیسے اچھی صورت پائی ہے یہ مین
لیڈ ان اگر ہی سے کورٹ شپ یا ناز بھی بغیر
مطلب کے نہین گا - کسی شوم بخت پر اور بے
نمبرداری عشیر کا وار بھی ایسا کرینگی کہ اسے
پسمین ہنانے یا ٹھکانے لگانے بغیر نہینگی
بھی کہ بات بھی تو یہی ہے - کہ سراپا نزاکت
اور مجسم عشوہ و ناز کے ہوتے کسی کی
سے اغوائی جیسے اوپنی بلا - سچ پوچھئے
تو اسما بیبیون صدرعی مین ان بگڑ کو مجاز
دالیرون کی دعا کہ جلا عالم مین ہندھی ہے
انکی شان مین اگر ذرا بھی گستاخی سے
کام لیا جائے تو حاکمان وقت بھی اچھی طرح
گوشمالی کرتے ہین تاکہ آیندہ کوئی اندازہ
سے زیادہ پاؤن نہ نکالے - اول تو پرچہ
ہو نیکا علم اور اوپر لعبت فرنگ محبوبہ
خوشرنگ ہو نیکا طرہ - پھر انکے ہمراہ بُری
طرح پیش آنے والون کو کس لئے درست
کیا جائے - چنانچہ حال کا ذکر ہے ہمارے
شہر بمبئی کے کوئی میمیں اپنی گاڑی مین
سوار ہو کر کسی کام کے سرانجام دہی مین
جا رہی تھی - کہ اچانک راہ مین کسی مہاجن
کو دیکھکر انکا گھوڑا بدکا - اور بیتابی ہو گیا
ہر چند کہ میمین نے سنبھالنے کی کوشش
کی - لیکن وہ منہ زور جانور سنبھالنے سنبھلے
بھی میمصاحبہ کو اپنے جھٹکے مین لے ہی لیا
انکی بلورین کلائی اور نازک کر کو اس سے
ضرب پہونچی - بھلا نازک طبائع اس قدر
باتون کی متحمل کیون ہونے لگین - جھٹ پٹ
عدالت مین پندرہ ہزار روپے کی نالش
ایک گڑھے کے عوض جا داغی - ہر چند سیٹھ
صاحب نے عذر و منت و سماجت کی - لیکن
شنوائی تک نہ ہوئی - میمصاحب نے بھی دوا نہ شفا
پر نگاہ ڈالکر استغاثہ کو بحال رکھا لیکن نہایت
رحم دلی سے آپنے فریقین سے فہمائش کردی
کہ باہم سمجھوتہ کر لو تو اچھی بات ہے ورنہ یاد رہے
جب قلم پھیرین گے تو وہ خط تقدیر کی طرح
کسی صورت حک نہین ہونگی - اور یہ ملیا
جرم ہے جو کہ بالکل ناقابل عفو ہے ایک معزز
یورپین لیڈی سے یہ گستاخی بغیر سزا پائے
ناممکن الوقوع ہے - البتہ اگر کبھی کالی چمڑی
والے کالے کے برعکس مقدمہ دائر ہوتا تو کچھ
نہ کچھ انکے ساتھ ایسا معاملہ کر دیا جاتا جیسے
بعید نظائر موجود ہین - ہم لیجئے اس منصف
مزاج جمصاحب کے کل کالے مالکون کی
جانب سے نہایت ممنون ہین جو آپنے
کچھ آپس مین سمجھوتہ کرنے کو ارشاد
کیا ہے - امید ہے کہ یہ فیصلے کے وقت
بھی انصاف پر کاربند ہو کر نہایت عمدگی
سے فیصلہ فرمائین گے -

افسوس کے ساتھ معلوم ہوا کہ جمصاحب
نے یوروپین لیڈی صاحبہ کو پندرہ ہزار
کی ڈگری عطا فرمائی اور خرچہ مقدمہ بھی
مدعا علیہ کے سر تھوپا - افسوس ہمارے
سیٹھ صاحب کی بچہ لین ڈھیل کرنے کو
یہ پندرہ ہزار کا بگڑا ہی کیا کام تھا جو اور
خرچہ مقدمہ کا چٹیہن لگا -

راقم - وہی صداقت کا شیدا لسان الصدق

اطلاع ضروری

صرف لوکل خریداروں کے (وہ بھی جو دفتر سے زیادہ
فاصلے پر رہتے ہون) سلطان الاخبار روزانہ کے
ہر روز پنچ بہادر کے دو روپے لیے جاوینگے
کسی کیٹیگی کا کوئی خریدار محصول ڈاک کے خرچ
سے نہین بچ سکتا - بتفہیم المشتہر

جاسوسوں کی رپورٹین

تازہ خبر ہے کہ شہر [illegible] بندرگاہ مارشیکا میں مدعی تاج وتخت کی فوج آتی ہے جو اپنے بارود گرد اڑا رہا تھا اس موقع پر فرانچ جہاز لیزارشے کا مخل ہونا کسی قدر اہم اور مشکل مسئلہ پیش کرتا ہے۔

مراکو کے جنگی جہازوں نے بندرگاہ مارشیکا کے فرانچ کارخانہ پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ اکثر حصے گر گئے ہیں۔

مقام سقوطرہ (ناگمیریا) میں چند منصب اشخاص نے گھوڑے سواروں کو قتل کیا تھا چنانچہ ان کی سرکوبی کیلئے ڈاکوؤں سے ایک مہم روانہ کی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ مہم کی سپاہ پر جب یہ چند ہاتھیوں نے ناگہانی حملہ کر دیا تھا۔ اور اپنے ساتھ رات میں ایک میکسم توپ بھی لے گئے۔

نادروسی خبری جیلخانوں کے افسروں نے بذریعہ تار برقی سینٹ پیٹرزبرگ کو خبر دی ہے کہ کل جیلخانے ملکی قیدیوں سے بھر گئے ہیں لہذا آئندہ قیدیوں کے لئے کیا تجویز کیا جائے۔

مسٹر اسکوئتھ ممبر پارلیمنٹ نے ایک ڈیپوٹیشن کو مخاطب کر کے کہا کہ موجودہ حالات پر اگر غور کیا جائے تو وشنگ کے محصول میں تخفیف ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

گورنمنٹ آف [illegible] (فتح کینیڈا) نے جاپانی قحط زدگان کی امداد کے لئے [illegible] چندہ [illegible]

بہت [illegible] کا [illegible] کمبوڈیا [illegible] کمشنر سال [illegible] کر رہی ہے

مقام ہاٹینگ میں جو سخت زلزلہ محسوس ہوا وہ ایسا سخت تھا جسکی نظیر پچھلے وقتوں میں بمشکل ملے گی لیکن نقصانات خفیف ہوئے ہیں۔

جمیکا کے علاوہ سینٹ ونسنٹ میں شدید زلزلے محسوس ہوئے ہیں۔

پرنس آرتھر کناٹ کے استقبال کے لئے ٹوکیو کے سٹیشن تک شہنشاہ جاپان بذات خاص تشریف لے گئے تھے کہا جاتا ہے کہ انگلستان کے شہزادے کو شہنشاہ میکاڈو نے وہ عزت دی ہے جسکی نظیر کسی زمانہ میں بمشکل ملیگی۔ عام رعایا نے بھی شہزادہ موصوف کا خیر مقدم بڑے جوش سے کیا۔

ایک اور خبر ہے کہ ۲۰ کو شہزادہ آرتھر نے شہنشاہ میکاڈو کو اپنے شہنشاہ انگلستان کی جانب سے آرڈر آف دی گارٹر کا تمغہ پیش کیا تھا اسوقت کی رسم بڑی موثر اور سنجیدہ تھی۔ اور شہنشاہ میکاڈو اس رسم سے بہت محظوظ ہوئے۔

شہنشاہ میکاڈو نے پرنس آرتھر آف کناٹ کو کرسنتھیمم کا تمغہ دیا ہے۔

مقام لاگوس سے ایک مہم مقام سقوطرہ کو روانہ ہوئی ہے جہاں کہ باشندوں نے [illegible] ایک کپتان کو قتل کر دیا۔ قریباً نصف سپاہ میں تہلکہ پڑ گیا۔ پانچ گورہ افسر جن میں میلاری پولٹیکل افسر اور لفٹنٹ سکاٹ اور بلاک اور [illegible] شامل ہیں

برلن سے خبر ملی ہے کہ ملک معظم انگلستان نے ۲۰ تاریخ کو قیصر جرمن کو مبارکباد سالگرہ کا خط [illegible] میں ظاہر کیا تھا کہ [illegible] مراکو کا [illegible] وقت [illegible] سلطنتوں کے [illegible] اچھا [illegible] ہوں

ہالینڈ میں ہڑتال اور فتنہ و فساد کے باعث رعایا کی حالت نازک تک پہنچ گئی ہے۔ رعایا بھوک کے مارے شراب کی کوچوں پر حملہ کر رہی ہے۔ گورنمنٹ نے دار السلطنت کے [illegible] والوں سے انتظام کیا ہے کہ تجارتی بدنظمی کو موقوف کرانے کی کوشش کریں۔

ناٹال میں متفرق مقامات پر ایک شورش کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اکثر مقامات پر یورپینوں کی حالت ابتر ہو رہی ہے۔

الجیرسیس کی مراکو کانفرنس میں فرانس نے جرمن سے کہا تھا کہ مراکو کی پولیس میں اسپینی اور فرانچ افسر ہوں گے مگر جرمن نے اسے نہ مانا۔ عام خیال ہے کہ یہی مسئلہ مابین فرانس و جرمنی باعث خصومت ہوگا۔ اور اسپر کبھی اتفاق نہ ہوگا۔

گورنمنٹ جاپان نے چین کی توجہ غیر ملکیوں کے خلاف بیجا جوش کیجانب مبذول کی ہے۔ اور کہا کہ اگر چین کو اپنی بہتری اور سرسبزی مدنظر ہے تو اس جوش کو فرو کر دے۔

ڈیلی ٹیلیگراف کے نام ایک تار برقی قسطنطنیہ سے پہنچی ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ مسئلہ عقبہ کے متعلق ترکوں کا جوش کسی حالت میں فرو ہوتا نہیں نظر آتا بلکہ عقبہ کے ترکی گورنر رشید بیگ کے منصب میں ترقی کر دی گئی اور پاشا کا خطاب عطا ہوا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مرحوم کی بدوش [illegible] میں بارود خانہ پھٹ گیا۔

جرمنی کی مجلس شوریٰ نے [illegible] سے تجارتی معاہدہ طے کر لیا۔

قاہرہ کی ایک تار برقی منظہر ہے کہ سوڈان کے ایک
کو ایک شاہزادے کی پارٹی کے قریب گولہ
بارود پھٹ گیا۔ بمقام خرطوم یہ واقعہ ہوا
تین برٹش سپاہی اور ایک سوڈانی مارے
گئے۔ اور بارہ سوڈانی زخمی ہوئے۔

احمد آباد کے سوداگر غلام محمد کو بجرم
جباہ [illegible] یوم قید ہوئی۔ ولایتی جوتہ پہنکر
عدالت میں آئے تھے۔

مہاراجہ صاحب میسور نے قرار دیا کہ آئندہ
دار الریاست میں بھی ایک ہندو کالج کھولا جائے

جو شملہ بازار آگ سے جل گیا۔ وہان
متعدد عمارتیں بنائیں گے۔

ہتھاوادی (برما) میں ۳۰ مکانات
آگ سے راکھ ہوگئے لاکھوں کا نقصان ہوا۔

رنگون کے کارخانہ سٹیل برادرز کی
آتشزدگی میں ۵ لاکھ کا چاول ضایع ہوا۔

ٹون ہال کلکتہ میں سودیشی پرچار
کی للکار کا جلسہ کرنے کی چیرمین نے
اجازت نہ دی۔ یہان اون کو تمغے اور
انعام دئے جانے تھے۔ جنہوں نے سودیشی
پرچار کے لئے سزائیں بھگتیں۔

حضور لارڈ منٹو نے صوبہ بہار کے
جنگلات پالامئو میں پہلا شیر شکار کیا۔

چھندواڑہ سٹیشن پر وہان کا کانٹے والا
ٹرین کے نیچے کچل کر مر گیا۔

عدالت جوڈیشل کمشنر سندھ میں تین
جج کئے گئے۔ صدر عدالت موقوف کی گئی۔

رنگون میں چارٹرڈ بینک کے ایک کلرک
کو خلاف قانون جعلی کوشش کے جرم میں
۲½ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

کالکا شملہ ریلوے ۱۷ لاکھ پونڈ کو سرکار
کے پاس فروخت ہوگی۔

پنجاب گورنمنٹ نے امتحان انٹرنس کے لئے
۱۵ سال عمر کی منظوری دیدی ہے۔

جیلخانجات پنجاب کے تمام درجہ اول
کے داروغہ (جیلر) ایکٹ اسلحہ سے آزاد کر گئے۔

ٹون ہال کلکتہ میں جو جلسہ روکا گیا
تھا۔ ہیریسن روڈ کے گرینڈ تھیٹر کے مکان
میں کیا گیا۔

پشاور کے مرحوم [illegible] خان رسالدار
جو اپنے افسر کو بچانے کی غرض سے کابل
ندی میں کود پڑا تھا۔ اور اپنی قیمتی جان
اپنے افسر پر تصدق کرکے افسر کو بچا دیا
اور خود قربان ہوگیا تھا۔ اوسکی بیوی کو
حضور پرنس نے ازراہ قدردانی [illegible] روپیہ
عطا فرمایا۔ آپ نے یہ خبر ایک اخبار میں ملاحظہ
فرمائی تھی۔

بریلی میں مسمی سادہ لسن کو بکیوروٹ
کے بہکا لیجانے کے جرم میں ایک سال قید
سخت کی سزا معہ جرمانہ ہوئی۔

مسٹر منرو فرنگی انسپکٹر پولیس بجرم
رشوت ستانی سیشن سپرد کئے گئے۔

کلکتہ میں ایک فرنگی جان اگین کو
۵ یوم قید سخت ہوئی پولیس سارجنٹ کا مقابلہ
کیا تھا۔

شہر لائل پور میں بھی مسافران
ریلوے کی سہولت کے لئے ایک بکنگ
آفس کھولا۔

لاہور سماج کے دو ایجنٹ راجپوتانہ گئے
کہ لاوارث یتیموں کو لائیں۔

لکھنؤ میں اہل بنگالہ نے پارچہ بافی کا مفید
تعلیم مدرسہ جاری کیا ہے

اوڑیسہ کی باجگذار ریاست ہنڈول
کے راجہ صاحب انتقال کر گئے۔

پٹھان کوٹ ڈلہوزی کی سڑک کے مقام
دنیرہ پر معائنہ طاعون کی چوکی قایم کی گئی ہے
ایسے ہی سڑک راولپنڈی کوہ مری کے
۱۱ ویں میل پر چوکی معائنہ طاعون کھولی گئی۔

جنوبی پنجاب ریلوے کے اسٹیشنوں پر طلبہ بنابر
آسانی دو مونیان نکرے سے ۱۰ مارچ تک ہوگا

ایک فرنگی جوہری مسٹر لسے دفتر کے
تین لاکھ روپیہ کے جواہرات کا بکس چوری
ہوگیا۔ جوہری صاحب بمبئی سے رنگون
آتے تھے۔ جس چوری کا بکس میں جواہرات تھے
وہ ٹوٹا پھوٹا دستیاب ہوا۔ [illegible] ہزار کے
انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔

دہلی کی موتی مسجد بھی قدیم عمارات
میں شامل کی گئی۔ جنکی حفاظت سرکار کی جانب
سے کیجاتی ہے۔

امرتسر کی طرح پانی پت کے قصبہ میں
بھی طاعون پھوٹ پڑا۔

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ ممالک
محروسہ کے جنگلات سے جس قدر لکڑی
آستانہ علیہ میں آتی ہے اسکا محصول نہ لیا
جائے تاکہ جو ملکی عمارتی اور کشتی کی
کی تجارت ماند پڑ گئے۔

پچھلے ہفتہ رنگون کے ساحل پر بجا بجا بارش ہوئی

حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپوا کر اپنے مکان سے شایع کیا۔